سوال

(205)علوم الحدیث کے قواعد سے ’ظنی قاعدہ‘

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا علوم الحدیث کے قواعد میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ جو ظنی ہو؟ (فتاوی المدینہ :74)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حقیقت یہ ہے کہ بعض قواعد قطعی ہیں اور بعض ظنی ہیں لیکن ہمارا یہ قول کہ ظنی ہے ۔ اس سے اس حکم کی قدر و قیمت میں کوئی کمی نہیں آتی جس طرح کہ بہت ساری فقہی احکام میں یہ چلتا ہے ۔ لیکن بعض فقہی مسائل کا ظنی ہونا اور قطعی نہ ہونا اس کی قدر و قیمت کم نہیں کرتا ۔ جیسا کہ یہی حالت ہے ۔ بہت سارے فقہی احکامات میں سے ہے لیکن بعض فقہی مسائل ظنی ہیں قطعی نہیں ہے ۔ تو اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم ان کو حلال نہ سمجھیں اور ان سے اعراض کریں کہ جس طرح آج کل بہت ساری اسلامی تحریکیں جہالت کی وجہ سے ایسا کرتی ہیں ۔ "حزب التحریر اسلامی" وغیرہ کہ وہ آحاد حدیثوں سے عقیدہ ثابت نہیں کرتے کیونکہ آحاد علم قطعی کا فائدہ نہیں دیتیں بلکہ وہ تو ظنی ہیں ۔ تو یہ ان کی جہالت اور اصول فقہ و حدیث سے دوری کا نتیجہ ہے کہ وہ صرف ’’ظنی‘‘ کلمہ سننے کے ساتھ ہی ان کے دل سکڑ جاتے ہیں باوجود یہ کہ شریعت کے اکثر احکام ظنی طور پر ثابت ہیں ۔ تو دلیل کا ظنی ہونا یہ مطلب نہیں کہ اب اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے کیونکہ ظنی سے ان کی مراد غالب گمان ہے ۔ یعنی ایسا گمان کہ اس کے بعد یقین ہی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

اصول حدیث علل حدیث اور اسماء رجال کا بیان صفحہ :282

محدث فتویٰ